در کفے جامِ شریعت، در کفے سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

بیادگار

حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

پشاور

الحسن

شاہ محمد غوث اکیڈمی یکہ توت، پشاور

شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور کا علمی مجلہ بیادگار حضرت ابو البرکات سید حسن صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

رجسٹرڈ نمبر پی ۲۶۹

پندرہ روزہ

الحسن

پشاور

مدیر اعلیٰ
فقیر محمد امیر شاہ
قادری گیلانی

منتظم اعلیٰ
سید غلام الحسنین
قادری گیلانی

شمارہ نمبر ۱۱۴ — جلد نمبر ۱۰

۱ تا ۱۵ جون ۱۹۹۷ء — صفر المظفر ۱۴۱۸ھ

مدیر اعلیٰ فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے رضوان پرنٹرز قصہ خوانی بازار پشاور سے
طبع کرکے یکہ توت پشاور سے شائع کیا

ضروری اعلان برائے قارئین کرام

وہ تمام حضرات جنہوں نے گزشتہ سال سالانہ چندہ برائے "الحسن" پندرہ روزہ ادا کر کے ممبر شپ حاصل کی تھی امسال بھی حسب سابق اپنا زر اعانت ادا فرما کے سال رواں میں رسالے کی خریداری کو یقینی بنائیں۔

شکریہ

منی آرڈر بھجوانے کا پتہ

سید غلام الحسنین قادری گیلانی

"الحسن" (پندرہ روزہ)

شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ اکیڈمی

۱۳۷۱ کوچہ آقا پیر جان رحمۃ اللہ علیہ یکہ توت پشاور شہر۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	صفحہ نمبر
۱	شذرہ	اقبال ریاض	۳
۲	نعت	مشتاق احمد شارق صدیقی	۴
۳	تفسیر القرآن الحسنیہ	مدیر اعلیٰ	۵
۴	حضرت سید شاہ قبول اولیاءؒ	پیر طریقت سید لیاقت علی شاہ گیلانی	۶
۵	غزل	محمد نبی خان جمال سویدا	۱۵
۶	السحر	ڈاکٹر سید زمرد شاہ	۱۶
۷	استفتاء مع الجواب (قیام تعظیمی اور تقبیل ید)	مفتی خلیل الرحمٰن نقشبندی مجددی گلوزوی	۲۴

شذرہ

ارباب بلدیہ سے مخلصانہ گذارش

اقبال ریاض

صفائی نصف ایمان ہے۔ یہ صحیح بھی ہے لیکن ارباب اختیار کی طرف سے اسکی تلقین صرف شہر کے عوام کو ہی کی جاتی ہے۔ جو خود ارباب اختیار سے ہی یہ آس لگائے رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس معاملے میں کم از کم اپنے فرائض کو تو نظر انداز نہیں کریں گے۔ لیکن بعض حلقوں کے مطابق ارباب اختیار یعنی ارباب بلدیہ شائد یہ تصور کئے بیٹھے ہیں کہ شہر کو صاف تر بنانے اور تجاوزات کو ہٹانے کی ذمہ داری ان پر عائد نہیں ہوتی ورنہ وہ اہل شہر اور ملحقہ بستیوں کے لوگوں کی طرف سے صفائی کے فقدان کی شکایت اور مسائل کے بارے میں کسی عملی کارکردگی کا اظہار کرتے۔ کوئی ہفتہ ہی منا لیتے۔ یا مہر خاموشی کو توڑ کر اخبارات اور دو سلفلٹوں کے ذریعے کچھ ہی کچھ تو بتا ہی کہ اہل شہر کا قصور کیا ہے؟ یہ ایک حقیقت ہے کہ بارش جب بھی ہوتی ہے شہر اور نئی آبادی کے مختلف کوچوں میں پانی ندی نالے کی صورت اختیار کر لیتا ہے کیچڑ پھیل جاتا ہے اور بعض مقامات پر گلیاں اور راستے دلدل کی صورت اختیار کر لیتے ہیں مختلف سڑکوں اور گلیوں میں مین ہول منہ کھولے نظر آتے ہیں۔ چھاپڑیوں اور ریڑھیوں کی بھرمار ہے۔ اور فٹ پاتھوں پر بھی انہی کا قبضہ ہے۔

شاہراہ اعظم کے کناروں کے علاوہ بعض گلیوں او رچوراہوں کے قریب کوڑا کرکٹ کے ڈھیر لگے ہیں۔ اور کوئی اٹھانے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ ایک سابق خاتون ایڈمنسٹریٹر کے بقول عملہ صفائی کے لشکر کا تقریباً نصف حصہ اپنے فرائض انجام نہیں دیتا۔ اور محض اپنے افسروں کو خوش رکھنے سے ہی ان کا کام چل جاتا ہے۔ اب گرمیوں کی آمد آمد ہے۔ پانی کی قلت تو ابھی سے سنی جا رہی ہے۔ بلدیہ کے ارباب حل و عقد نے بھی ضرور سنی ہوگی۔ نالیوں کی صفائی نہ ہونے اور گلیوں اور راستوں پر جگہ جگہ پانی ٹھہرے رہنے سے مچھروں کی فوج ظفر موج اپنا کام دکھانے والی ہے۔ جس سے بیماری پھیلنے کا خدشہ ہو سکتا ہے۔ لہذا بلدیہ کے حکام سے مخلصانہ گذارش ہے۔ کہ وہ اس شہر کی بھلائی اور عوامی مفاد کی خاطر ان مسائل کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور انہیں حل کرنے کے لیئے متعلقہ

(باقی صفحہ ۳۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

نعت شریف

مشتاق احمد شارق صدیقی

شانِ نبی میں مظہرِ یزداں تمہی تو ہو
محبوبِ حق تعالئے سبحاں تمہی تو ہو

موقوف آپ ہی پہ جہاں کا ظہور تھا
تخلیقِ عالمین کا ساماں تمہی تو ہو

پھیلی ہے جس کے نور سے عالم میں روشنی
وہ نورِ حق وہ منبعِ عرفاں تمہی تو ہو

جس کی ضیائے نور سے پیدا ہوا جہاں
وہ مہرِ حق کو وہ ماہِ درخشاں تمہی تو ہو

خالق نے جس پہ مہرِ نبوت ہے ثبت کی
اے ہاشمی وہ خاتمِ دوراں تمہی تو ہو

اترا ہے جس پہ حق کی طرف سے کلامِ پاک
روحی فدا وہ حاملِ قرآں تمہی تو ہو

تیرا وجود باعثِ تسکینِ کائنات
اہلِ جہاں کے درد کا درماں تمہی تو ہو

مسجودِ ملائک تھا حقیقت میں تیرا نور
وجہِ کمالِ رفعتِ انساں تمہی تو ہو

شارق حزیں ہے کثرتِ عصیاں سے شرمسار
بخشش کا اس کے واسطے ساماں تمہی تو ہو

گذشتہ سے پیوستہ

تفسیر القرآن الحسینیہ

مدیر اعلیٰ

واذاخذنا میثاقکم ورفعنا فوقکم الطور خذو ما اتینکم بقوۃ واسمعو قالو سمعنا وعصینا
واشربوافی قلوبھم العجل بکفرھم قل بسما یامرو کم بہ ایمانکم ان کنتم مومنین (۹۳)
ولقد جاء کم موسیٰ بالبینت ثم اتخذتم العجل من بعدہ وانتم ظلمون (۹۴)

اور یاد کرو جب ہم نے تم سے (مضبوط) وعدہ لیا اور کوہ طور کو تم پر بلند کر دیا جو کچھ تمہیں دیا ہے اس کو مضبوطی سے پکڑ لو اور خوب غور سے سنو۔ بنی اسرائیل نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے نافرمانی کی اور ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت بہ سبب ان کے انکار کے رچادی گئی فرما دیجئے اے پیارے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ بات بہت بری ہے جس کا حکم تمہارا ایمان تمہیں دیتا ہے اگر تم مومن ہو (۹۳)

ترجمہ:۔ اور البتہ تحقیق موسیٰ علیہ السلام روشن دلائل کے ساتھ تمہارے پاس تشریف لائے پھر تم نے موسیٰ علیہ السلام کے طور پر جانے کے بعد العجل (بچھڑے) کو (معبود) بنالیا اور تم ظالم تھے (۹۴)

حل لغت:۔ البینت:۔ روشن دلائل یعنی معجزات نبوت

عصینا:۔ جمع متکلم فعل ماضی کا صیغہ ہے ہم نے نافرمانی کی ہم نے نہ مانا ہم نے عمل نہیں کیا عصیان اس کا مصدر ہے جس کے معنی نافرمانی کرنا کے ہیں۔

اشربو:۔ پلادی گئی، رچادی گئی، سیراب ہو چکے

یامر:۔ وہ حکم دیتا ہے، وہ امر کرتا ہے، واحد مذکر غائب فعل مضارع کا صیغہ ہے

تفسیر:۔ ماقبل آیہ کریمہ میں بنی اسرائیل کے اس خبث باطن کا اظہار کیا گیا تھا جو وہ نبی برحق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق رکھتے تھے اور پھر اس کے نتائج و عبر بیان کئے اس آیہ کریمہ میں بھی بنی اسرائیل کی اسی نہ ماننے والی خبر اور ہٹ دھرمی کا بیان ہے اور محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ نصیحت کی جارہی ہے کہ باوجود بڑے بڑے احسانات کے بنی اسرائیل

حضرت شاہ قبول اولیاءؒ رحمۃ اللہ علیہ

پشاور کا قدیمی، تاریخی اور روحانی آستانہ

★ پیر طریقت حضرت سید آغا لیاقت علی شاہ گیلانی

حضرت قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، عارف باللہ سید شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ جشنِ ورودِ مسعود و عرس مبارک حسب سابقہ اسسال بھی ۲۹، ۳۰، ۳۱ مئی ۱۹۹۶ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کو منایا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر سوانحی خاکہ جو پیر طریقت آغا سید لیاقت علی شاہ گیلانی سجادہ نشین درگاہ عالیہ سید شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے قارئین "الحسن" کے استفادے کیلئے پیش کیا جارہا ہے۔

(ادارہ)

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء
بہتر است صد سالہ طاعت بے ریا

برصغیر پاک و ہند میں دین اسلام کی اشاعت کے سلسلے میں اولیاء کرام کا کردار نہایت اہم رہا ہے ان ہی تعلیمات اعلیٰ اخلاق کردار سے لاکھوں لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے ان مقرب و برگزیدہ بندوں میں مجاہد اسلام حضرت سید شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔ مقدس سرزمین جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک ہستی کا ظہور ہوا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کئے گئے اسلام کا نام لینے والوں کو عبرت ناک سزائیں دی گئیں۔ لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کی مٹھی بھر جماعت سارے عالم پر چھا گئی اسلام کی شوکت و دین اسلام کی عظمت کی خاطر میدان جنگ میں جام شہادت نوش کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوئے۔ بلند مرتبہ پاکر خداوند بزرگ و برتر کا قرب حاصل کیا

وادیٔ عرب آج بھی صدیوں کی طرح مقدس ہے اور اس کو فرشتے زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین، شہنشاہِ طریقت، سلطان العارفین سیّدنا حامیٔ دینِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجاہدِ اسلام آلِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت سید شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ بھی اس وادیٔ عرب کے رہنے والے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادتِ باسعادت ۱۱۰۱ھ میں جزیرۃ العرب کے ایک گاؤں "تبنجا" میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شجرۂ نسب حضرت محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی غوثِ صمدانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہٗ تک پہنچتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پیرانِ پیر دستگیر شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کے فرزندِ چہارم حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد کا اسمِ گرامی حضرت سیّد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بی بی فضل بنت حضرت سید بدرالدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بطنِ مبارک سے پیدا ہوئے حضرت سید شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ابھی زندگی کی چوتھی بہار دیکھ رہے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تحصیل علم کے لئے مکتب بھجوایا جانے لگا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بچپن ہی سے عشقِ الٰہی ہو گیا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خداوند تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور اسلام کی تبلیغ کرنے کی ٹھان لی اور اپنے والد بزرگوار سے ملک سے باہر جانے کی اجازت طلب کی، والد محترم نے لختِ جگر کو الوداع کہتے ہوئے دعا فرمائی کہ اے اللہ میں اپنے فرزند کو تیرے سپرد کرتا ہوں تو اسے اس کے نیک عزائم میں کامیاب و کامران کر۔

حضرت سید شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدین اور اپنے وطن کو آخری بار سلام کرنے کے بعد ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے اس وقت برصغیر پر ظلمتوں کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ اور جہالت کا پوری طرح دور دورہ تھا۔ حضرت سید شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ خوفناک راستوں سے ہوتے ہوئے مصائب جھیلتے اور نور اسلام کی ضیاء پاشیاں کرتے ہوئے کراچی وارد ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد سے کراچی کے لوگوں نے ایسی سعادت حاصل کی کہ ان کی روحانی زندگیوں میں انقلاب برپا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کراچی کے دامن میں پیار و محبت اور اخوت کے جواہر پارے بکھیرے تاکہ لوگ تاریک راستوں پر بھٹکنے کی بجائے سردار دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے بتائے ہوئے صحیح راستوں پر چلیں۔

۱۱۲۳ھ میں وادی سندھ حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ کی نور افشانیوں سے جگمگا رہی تھی حضرت سید شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کی خدمت میں پہنچے اور آپ کی بیعت حاصل کی۔ یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد لنگر خانے کا کام کیا گیا لیکن عشق الٰہی میں کامیاب ہونے کے لئے دامنِ صبر نہ چھوڑا یہاں آپ کو وہ روحانی تسکین حاصل ہوئی جس کی تلاش میں آپ رحمۃ اللہ علیہ مدت سے سرگرداں تھے ایک دن حضرت شاہ عنایت احمد نے اپنی دستار مبارک اپنے سر سے اتار کر حضرت سید شاہ قبول اولیاء کے سر پر رکھ دی اور اعلان فرمایا کہ سید شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ میرے خلیفہ اول ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے سینہ مبارک سے پیوست کرتے ہوئے گلے سے لگایا۔ پھر اپنا عصاء مبارک یادگار کے طور پر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہندوستان

کے شمال مغرب کی طرف سے سفر کیجئے اور جہاں یہ عصا ٹھہرے اس کو اپنا مستقل مقام اور مسکن تصور کیجئے۔ اور اسلام کی تبلیغ کا مقدس فریضہ ادا کریں آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشدِ کامل سے اجازت لے کر ملتان تشریف لائے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صداقت اور خدمتِ خلق کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت ہوگئی لوگ جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری دینے اور دائرہ اسلام میں شامل ہوتے جاتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ عرصہ یہاں پر قیام کرنے کے بعد کشمیر تشریف لے گئے اور وہاں پہنچ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مقدس فریضہ میں کوتاہی نہ برتی بلکہ مصائب جھیلتے رہے اور تبلیغِ دین میں ہمہ تن مصروف رہے۔

آپ کشمیر میں بھی مختصر قیام اور دینِ حق کی تبلیغ کرنے کے بعد ہزارہ تشریف لائے اور یہاں موضع سرائے گدائی ہری پور کے متصل دریا کے کنارے ویران جنگل میں واقع ایک غار کو اپنی قیام گاہ بنالیا اور اسی میں رہنے لگے یہ غار اب بھی تحصیل ہری پور ضلع ہزارہ میں سرائے گدائی کے قریب واقع ہے۔ اور اسے "بھورہ شریف" کے مقدس نام سے پکارا جاتا ہے۔

یہی وہ غار ہے کہتے ہیں جسے بھورہ شریف

یہی وہ مہبطِ انوارِ ذاتِ ربِ لطیف

حضرت سید شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ برس تک اس غار میں چلّہ کاٹا حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو بطریق احسن پورا کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ دن کے وقت عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتے اور رات کی تاریکی میں سرائے گدائی کی مساجد میں نمازیوں کے وضو کے لئے پانی

پھرا کرتے تھے۔ جب سحر ہوتی تو نمازی پانی دیکھ کر حیران ہوتے کہ آخر وہ بندۂ خدا کون ہے جو یہ مقدس فرض انجام دے رہا ہے۔ لوگ بڑی جدوجہد کے بعد بھی کافی عرصہ تک اس بھید کا سراغ لگانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

سہ۔ نکاہیں کاملوں پر پڑ ہی جاتی ہیں زمانے میں ☆ کہیں رہتا ہے اکبر پھول پتوں میں نہاں ہو کر

حضرت سید شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لوگ پروانوں کی طرح روحانیت کی اس شمع پر قربان ہونے کے لیے آنے لگے ان میں پراچہ خاندان کی سو سالہ بوڑھی عورت بھی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس عورت کی گود ہری فرما چنانچہ ایک سال کے بعد بانجھ عورت کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ آج بھی اس پراچہ خاندان کا ایک بہت بڑا قبیلہ ضلع مانسہرہ کے موضع بیراں دا باندہ میں آباد ہے۔ بھورہ شریف آج بھی عقیدتمندوں اور حاضرین کے لیے حاضری کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اڑھائی سو برس بیشتر یہ مقام جنگل تھا لیکن اب اس کے چاروں طرف آبادی ہے۔

سہ ویران جنگلوں میں اے شاہ قبول تو نے
جس جا قدم ہیں رکھے گلزار بن گئے ہیں

حضرت سید شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ایسا چراغ روشن کیا جو آندھی اور طوفان میں بھی نہیں بجھ سکتا تھا۔ لوگ اس ٹیلے اور غار کی خاک کو سرمۂ اکسیر سمجھتے ہیں اور شفاء پاتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بارہ برس بھورہ شریف ہزارہ میں چلہ کشی کے بعد اٹک تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں بھی سلسلۂ تبلیغ بدستور جاری رکھا جس کی وجہ سے کئی ہندو

متعرف بہ اسلام ہوئے ان ہندوؤں میں ایک متمول خاندان کا ایک نوجوان تھا اسے دائرہ اسلام میں داخل کرنے کے بعد اس کا نام داتا دیوان رکھا اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے خلیفہ کا رتبہ بھی حاصل کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بعد میں تبلیغ دین کے لئے موضع سکھو علاقہ پوٹھوہار بھیجا یہاں حضرت داتا دیوان رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جمیلہ سے سینکڑوں لوگ مسلمان ہوئے ــــ حضرت سید شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اٹک کے رہنے والوں میں اسلام کی روح پھونکنے کے بعد پشاور تشریف لائے اس موقع پر حضرت داتا دیوان بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمرکاب تھے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پشاور پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عصاء مبارک جو آپ کے پیر و مرشد حضرت شاہ عنایت نے یہ کہہ کر عنایت فرمایا تھا کہ جہاں یہ عصاء ٹھہرے اسی مقام کو اپنی مستقل قیام گاہ بنا لینا عصاء پشاور میں اس مقام پر ٹھہرا جہاں ان دنوں حضرت شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ جشن ورود مسعود منایا جا رہا ہے ان دنوں ڈھگری کا علاقہ غیر آباد تھا اور یہاں صرف چند گھرانے ایسے تھے جن کا کام چمڑے کے ڈبے اور مشکیں بنانا تھا ان ڈبوں کا کاروبار بڑے وسیع پیمانے پر افغانستان بخارا اور غزنی کے ساتھ ہوا کرتا تھا۔ حضرت سید شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا پشاور میں ورود مسعود ۱۱۴۷ھ کو ہوا۔

ایک روایت کے مطابق یہاں ڈبہ گروں کے آباد ہونے سے علاقے کا نام ڈبہ گر تھا جو کہ بعد ازاں ڈھگری کہلانے لگا۔ اب بھی اس علاقے کے محلہ ڈبگران میں یہ خاندان صدیوں سے آباد ہیں اور سید شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ

علیہ کے عقیدت مندوں میں شامل ہیں۔

پشاور گناہوں اور بدکاریوں کا مرکز بنا ہُوا تھا آپ نے پشاور میں سب سے پہلے اپنی آمد کے بعد اپنے حجرے سے متصل عبادت و ریاضت اور لوگوں کی رُشد و ہدایت کے لئے ایک مسجد تعمیر کرائی حضرت شاہ قبول اولیأ رحمۃ اللہ علیہ نے پشاور کے ماتھے پر سے ایسے بدنما داغ دور کرنے کے لئے اسلام کی تبلیغ نہایت احسن طریقے پر شروع کی ہے۔

ڈنکا بجا دیا میرے اللہ کے نام کا!

سرحد پہ کس قدر ہے یہ احسان شاہ قبول

چنانچہ اس سلسلے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مبلّغین کی جماعتیں حضرت شیخ عبدالسلام بابا رحمۃُ اللہ علیہ اور حضرت داتا دیوان رحمۃ اللہ علیہ کی سرکردگی میں مختلف علاقوں میں بھیجیں اس طرح سے نہ صرف پشاور بلکہ کراچی، سندھ، ملتان، کشمیر، پوٹھوہار، ہزارہ، کوہستان اور علاقہ غیر میں اسلام کا اتنا اثر پہنچا کہ لوگ جوق در جوق دائرۂ اسلام میں شامل ہوتے گئے اور بہت سی قومیں مشرف بہ اسلام ہُوئیں۔ حضرت سید شاہ قبول اولیأ رحمۃُ اللہ علیہ کے خلفاء میں حضرت شیخ عبدالسلام بابا رحمۃ اللہ علیہ سب سے اہم اور برگزیدہ تھے آپ رحمۃُ اللہ علیہ انہیں محبّت سے شیخو کے نام سے پکارا کرتے تھے عبادت و ریاضت میں کامل بنا کر اپنے علاقہ کوہستان ہزارہ میں تبلیغ و اشاعتِ دین کے لئے بھیجا جہاں حضرت شیخ عبدالسلام بابا رحمۃُ اللہ علیہ نے اپنے مرشد کے حکم کی تعمیل کرتے ہُوئے زندگی بھر تبلیغ اسلام کا فرض نبھایا۔ آپ رحمۃُ اللہ علیہ کا مزار تحصیل بٹگرام

ضلع مانسہرہ میں شملئی کے قریب موجود ہے۔

حضرت سیّد شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ عبدالسلام بابا رحمۃ اللہ علیہ کو تبلیغ دین کے لئے رخصت کرتے وقت ۱۱۸۸ھ کا لکھا ہوا قرآن پاک کا نادر قلمی نسخہ سلیمانی پتھروں کی تسبیح عنایت فرمائی تھی یہ تبرکات آج بھی شیخ عبدالسلام بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کے پاس موضع شمشیر بالا علاقہ الائی ہزارہ میں محفوظ ہیں۔

مجاہدِ اسلام حضرت سیّد شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ۴۳ برس تک پشاور و ماورائے پشاور کو اپنے دریائے فیض سے سیراں فرما کر اسی برس کی عمر میں اپنے محبوبِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسدِ مبارک کا تابوت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت کے مطابق حویلی و نشست گاہ کے قریب دفن ہے جو درگاہِ عالیہ حضرت سیّد شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے سجدہ گاہِ قدسیاں ہے اور جہاں ہزاروں عقیدتمند حاضری دے کر رُوحانی برکتوں سے مالامال ہوتے ہیں ؎

ندا یہ عرش سے پہنچی ہوئی بوقتِ وصال
ہوئے قبول میری بارگاہ میں شاہ قبول

حضرت سیّد شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ اقدس پشاور کے گنجان آباد علاقہ میں ہر خاص و عام کے لئے مرجع خلائق ہے اور اسی علاقہ میں شاہ قبول کالونی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک نام سے موسوم ہے۔ جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ماشاءاللہ وسیع گھرانہ آباد ہے جو ہر سال جشنِ ورودِ مسعود کے سلسلے میں نہایت تزک و احتشام و عقیدت و احترام کے ساتھ تین روزہ

تقاریب کا اہتمام کرتے ہیں۔ صوبہ سرحد کی تاریخ میں جشن شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک محافل روایتی اعتبار سے خصوصی اہمیت کی حامل ہیں جو ہر سال ماہ مئی و جون میں منائی جاتی ہیں جو روحانی برکات کا باعث ہوا کرتی ہیں۔ فرزندانِ توحید ہزاروں کی تعداد میں ملک کے مختلف حصوں سے شامل ہو کر سعادتِ دارین حاصل کرتے ہیں۔ ان پاکیزہ محافل میں توحید، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور بزرگانِ سلف پر جید علمائے کرام خطاب فرماتے ہیں۔ نعت خوانی اور نعتیہ قوالی بھی اس پروگرام کا خاص حصہ ہیں۔ حسبِ روایتِ سابقہ امسال بھی جشنِ ورودِ مسعود حضرت سید شاہ قبول اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی سہ روزہ تقریبات ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ مئی کو نہایت عقیدت واحترام کے ساتھ منائی جائیں گی۔

ے

ہے آستانہ جگر گوشۂ رسول یہی
مزارِ غوث امن پیر شاہ قبول یہی
لقائے شاہدِ فطرت ہے بے حجاب یہاں
شکستہ دل کی دعائیں ہیں مستجاب یہاں

غزل

(حکیم) محمد نبی خان جمال سویدا

خشک پتوں میں کوئی جھونکا ہوا کا ہوگا
یا مجھے میری تمنا نے پکارا ہوگا

عالمِ یاس میں اکثر یہ خیال آتا ہے
اس دلِ زار نے ہنسنا بھی تو سیکھا ہوگا

اور ڈوبے گا سفینہ تو ابھر آئے گا
اور چھائے گا اندھیرا تو اجالا ہوگا

کہکشاں ورطۂ حیرت میں سمٹ آئی ہے
کوئی آئینہ قدِ یار سے گذرا ہوگا

وحشت اک نقطۂ پرکار نظر آتی ہے
عقل نے فکرِ جنوں کا رکو ناپا ہوگا

اے سویدا تجھے اس تلخیٔ ایام کے ساتھ
زندہ رہنے کے لئے زہر بھی پینا ہوگا

السر (ULCER)

ڈاکٹر سید زمرد شاہ ایڈووکیٹ

اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ۔ اپنے عظیم ترین کتاب قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ " لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ○ (سورۃ التین آیت نمبر ۴ پارہ ۳۰)

ترجمہ:۔ " ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے "

انسان تمام مخلوقات عالم میں بہترین اور کامل ترین مخلوق ہے۔ اور انسانی جسم کی مشین قدرت کی صناعی کا سب سے عظیم اور پیچیدہ نمونہ ہے اس مشین کے سب پرزے اپنے کام اور فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہتے ہیں۔ لیکن اس حیرت انگیز پیچیدہ مشین میں اگر کسی جگہ خرابی واقع ہو جائے تو مختلف قسم کی بیماریاں جنم لیں سکتیں ہیں اس سلسلے میں معدہ اور نظام انہظام کے دوسرے اعضاء کی بیماریوں کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ نظام ہاضمہ کی بیماریاں اپنے اعتبار سے دل کے امراض کے بعد دوسرے نمبر پر ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق دنیا کی مجموعی آبادی میں ہر پانچواں آدمی اپنی زندگی میں کبھی نہ کبھی معدہ یا اس سے متعلق نظام انہضام کے دوسرے حصوں میں سوزش یا السر کا شکار ہوتا ہے۔ پاکستان میں ادارہ تشخیص وعلاج برائے امراض معدہ و جگر سروسز ہسپتال لاہور میں تیار کی گئی سروے رپورٹ کے مطابق پاکستان میں معدہ وآنت کے پہلے حصے میں السر کے مریضوں کی شرح دس فی صد سے ذیادہ ہے جو تشخیص وعلاج کے فقدان کی صورت میں مزید مہلک پیچیدگیاں پیدا کر سکتی ہیں۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " معدہ بدن کے لیئے حوض کی مانند ہے اور رگیں معدہ کی طرف آنے والی ہیں۔ اگر معدہ تندرست ہو تو رگیں تندرستی لیکر واپس آتی ہیں۔ اگر معدہ فاسد ہو تو رگیں بیماری لے کر لوٹتی ہیں۔ " (مشکواۃ عن البیھقی)

السر کیا ہے؟

طرح کا زخم ہے جو عام طور پر خوراک کی نالی کے نچلے حصے معدہ کے اندر یا چھوٹی آنت کے

پہلے حصے میں پیدا ہوتا ہے۔

السر کی اقسام:۔

اپنی موجودگی کے اعتبار سے السر کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں۔

(1) خوراک کی نالی کا السر (Esophageal ulcer)

(2) معدہ کا السر (Gastric Ulcer)

(3) چھوٹی آنت کا السر (Duodenal Ulcer)

السر کیوں ہوتا ہے؟

معدہ کے غدود ایک خاص قسم کا تیزاب (ہائیڈرو کلورک ایسڈ) کا اخارج کرتے ہیں جو خوراک کے ذرات میں شامل ہو کر ان کو باریک باریک زروں میں تقسیم کر کے ایک گاڑھا محلول بناتی ہے جس سے آگے چل کر ہاضمہ کے عمل میں مدد ملتی ہے۔ یعنی یہ تیزاب خوراک کی ابتدائی حالت کو ہاضمہ کے عمل کے لیئے تیار کرنے میں مدد دیتا ہے قدرت کی شان ہے کہ معدہ کے کچھ غدود سے ایک خاص لعاب نکلتا ہے۔ جو معدہ و آنت کو اپنی تیزابی رطوبتوں سے محفوظ رکھتا ہے اگر کسی وجہ سے اس قوت مدافعت اور تیزابیت کی مقدار میں عدم توازن پیدا ہو جاتے تو السر بن جاتا ہے۔

السر کے محرکات:۔

(1) موروثیت

(2) سگریٹ نوشی و شراب نوشی

(3) بسیار خوری

(4) ذہنی پریشانیاں و اعصابی تناؤ

(5) معدہ سے غذا کے اخراج میں تاخیر

(6) پتے کی رطوبتوں کا معدہ میں آنا

(7) چائے کافی اور مشروبات کا بے جا استعمال

(8) بعض ادویات مثلاً" اسپرین اور سٹیرائیڈز کا بے جا اور بکثرت استعمال

(9) ہیلیکو بیکٹر پائی لوری جراثیم

(10) خون کے گروپ" او" کے حامل افراد

(11) مرغن اور چکنائی والی اشیاء کا بکثرت استعمال۔

السر کی علامات

(1) بد ہضمی

(2) پیٹ کا درد جو عموماً معدہ کے اوپر کے حصہ میں ہو۔ (پیٹ کے درد کا غذا کے ساتھ گہرا تعلق ہے، معدہ کے السر کے مریضوں میں کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ کے اندر درد کی شدت میں، اضافہ ہو جاتا ہے. جبکہ چھوٹی آنت کے پہلے حصے کے السر میں غذا کے استعمال کے تین یا چار گھنٹے کے بعد شدید درد کا احساس ہوتا ہے ایسے مریض شدید درد کے باعث نصف شب نیند سے بیدار بھی ہو جاتے ہیں اور کچھ کھانے یا پینے کے بعد درد کی شدت میں کمی محسوس کرتے ہیں۔ یعنی معدہ کی السر کی صورت میں درد میں کھانے کے بعد اضافہ ہوتا ہے. جبکہ چھوٹی آنت کے پہلے حصہ کی السر میں درد کی شدت میں خالی پیٹ کی حالت میں اضافہ ہوتا ہے)

(3) درد وقفہ وقفہ کے بعد رونما ہوتا ہے۔ یہ وقفہ صحیح علاج میسر نہ ہونے کی صورت میں سالوں، مہینوں سے کم ہو کر ہفتوں اور دنوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جوں جوں بیماری بڑھتی ہے، وقفوں میں کمی آجاتی ہے اور درد کی شدت مں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

(4) بھوک کا کم لگنا۔

(5) چھاتی میں خاص جلن کا محسوس ہونا۔

(6) کھانا کھانے کے بعد پیٹ پھول جانا۔

(7) چھوٹی آنت کے پہلے حصے کے السر کی صورت میں کالے رنگ کے پاخانے آنا۔ دراصل اس پاخانے میں خون شامل ہوتا ہے۔

(8) معدہ کے السر کی صورت میں خون کی قے کا آنا۔

(9) متلی رہنا وغیرہ وغیرہ

السر اور احتیاطی تدابیر

السر کے مریضوں سمیت تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ حبیب پاک، محسن انسانیت، طبیب کامل سید المرسلین، رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حیات طیبہ پر سختی سے گامزن رہیں۔ آپ ہی کی ذات مبارک کل عالم کے لیئے رہبر ورہنما ہے اور آپ ہی کی زندگی مبارک کل عالم کے لیئے نمونہ قرار پاتی ہے۔ آپ ہی کی وہ عالی مرتبت درگاہ ہے۔ جہاں سے ہر سائل کو گوہر مراد ملتا ہے۔ آپ ہی نے ہمیں اس دنیا میں رہنے کا سلیقہ سکھایا۔ اسی معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھانے پینے، اٹھنے، بیٹھنے چلنے پھرنے کا طریقہ سکھایا۔ آپ ہی کی ذات پاک نے ہمیں صحت کے اصولوں، نفاست وطہارت کی اعلیٰ منزلوں پر فائز ہونے کی رہنمائی فرمائی۔ غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات نے ہماری رہبری فرمائی ہے۔ ہمیں جسمانی وروحانی بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لیئے طبیب دو جہان چارہ درد تہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی در فیض پر حاضر ہونا پڑے گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعاؤں کے ساتھ ساتھ دواؤں کا بھی استعمال فرمایا کرتے تھے اور ایسے حکیمانہ ارشادات گرامی فرمائے کہ قیامت تک علم طب وحکمت کو ان پر ناز رہے گا۔ مثلاً" معدہ کے امراض سے بچنے کے لیئے بسیار خوری سے بچنا۔ بہت ضروری ہے۔ حضور اکرم نور مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بسیار خوری کو سخت ناپسند فرمایا۔

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" آدمی نے اپنے پیٹ سے زیادہ بڑا برتن کوئی نہیں بھرا۔ ابن آدمؑ کے لیئے چند لقمے کافی ہیں جو اسکی پیٹھ کو سیدھا کریں۔ اگر زیادہ ہی کھانے پر تل جائے تو ایک تہائی کھانے کے لیئے، ایک تہائی پانی کے لیئے اور ایک تہائی سانس کے لیئے چاہیئے"۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ایک آدمی کی (بسیار خوراک کے سبب) ڈکار کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا "(اے فلاں) اپنی ڈکار کم (یعنی زیادہ نہ کھایا کر) اسلیئے کہ قیامت میں سب سے زیادہ بھوکا وہ ہو گا جو (دنیا میں) سب سے زیادہ کھایا کرتا تھا۔" (ترمذی شریف)

حضور نبی کریم روف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنی ظاہری حیات شریفہ میں بہت تھوڑا کھانا کھایا اور بعض دفعہ کئی کئی روز کے روزے، جن کو "صوم وصال" کہا جاتا ہے رکھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی شکم سیری نہ فرمائی۔ السر کی ایک بہت بڑی وجہ شراب نوشی بھی ہے۔ شراب نوشی سے زبان اور معدہ کی رطوبتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور معدہ کی حرکت کرنے کی قدرتی رفتار کم ہو جاتی ہے۔ جس سے نظام ہضم سست پڑ جاتا ہے۔ خوراک معدہ میں ضرورت سے زیادہ دیر کے لیئے ٹھہرتی ہے جس سے معدہ کی سوجن اور بعد ازاں السر کے امکانات عام لوگوں کی نسبت زیادہ ہو جاتے ہیں۔ معدہ کے السر میں مبتلا لوگ اگر شراب سے پرہیز کریں تو انکے السر مندمل ہونے کے امکانات زیادہ ہیں۔

اسلام میں شراب نوشی سمیت تمام نشہ آور اشیاء مثلاً سگریٹ، افیون، چرس وغیرہ کی سختی سے ممانعت کی گئی۔ اور ان کو حرام ٹھہرایا گیا ہے۔

تاجدار مدینہ سرور سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "شراب سے بچو کیونکہ یہ تمام بیماریوں کی ماں (جڑ) ہے۔ (ابن ماجہ)

السر سے بچنے اور السر کی صورت میں مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر پر سختی سے گامزن رہنا ضروری ہے۔

1۔ السر کے مریضوں کو بسیار خوری سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

2۔ چھوٹی آنت کے السر میں مبتلا مریض کو خوراک وقفے وقفے اور مناسب مقدار میں باقاعدگی سے استعمال کریں۔

3۔ رات کو سونے سے فوراً پہلے مرغن غذا نہ کھائیں کیونکہ اس سے معدہ کی تیزابیت بڑھتی ہے جو کہ

رات کو درد کا موجب بن سکتی ہے رات کو کھانا کھانے کے بعد فوراً نہیں ہونا چاہیئے بلکہ کچھ وقت کے لیئے چہل قدمی کرنی چاہیئے۔

4- دودھ کا بے جا استعمال فائدہ کی بجائے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔

5- مناسب مقدار میں مرچ کا استعمال اگرچہ السر پیدا نہیں کرتا ہم السر میں تکلیف کا باعث بن سکتا ہے۔

6- مریض کو مرغن اور مصالح دار اشیاء، سگریٹ نوشی، شراب نوشی، وقت بے وقت کھانا، کافی چائے، سٹیرائیڈز اور اسپرین وغیرہ کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

7- مریض کو مکمل آرام کرنا چاہیئے۔ نیند وقت پر کرنا چاہیئے اور ذہنی پریشانیوں سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

8- تمام ادویات کسی مستند معالج کے مشورے پر استعمال کرنی چاہیئے۔ السر کے درد و دیگر علامات میں افاقہ ہو جانے کے باوجود ادویات کا استعمال مقررہ وقت تک جاری رکھنی چاہیئے۔

9- مکمل افاقہ ہو جانے کے بعد ہی معالج کی ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔ معالج کے مشورہ سے روزمرہ معمولات میں ردوبدل السر کے مندمل ہونے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

10- متوازن و سادہ خوراک، کھانا بیٹھ کر کھانا، غذا تسلی سے چبا کر کھانا، کھاتے وقت منہ کو مناسب حد تک کھانا، بھوک رکھ کر کھانا، سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور السر سے بچاؤ اور اسکے علاج میں بہترین کردار ادا کرتی ہیں

السر کی پیچیدگیاں

السر کا علاج اگر صحیح طریقے پر نہ کی جائے اور اس سلسلے میں احتیاطی تدابیر سے روگردانی کی جائے تو بہت سی پیچیدگیاں رونما ہو سکتی ہیں جن میں سے مندرجہ ذیلی اہم نوعیت کی ہیں۔

1- خون کی قے آنا
2- کالے رنگ کے پاخانے آنا۔
3- معدہ کے آخری حصے کا تنگ ہو جانا
4- السر کا پھٹ جانا
5- السر کا سرطان (Cancer) میں بدلنا

ہومیو پیتھک طریقہ علاج میں السر کے علامات کے مطابق کئی ایک ادویات ہیں۔ جنکو اگر کوئی مستند ڈاکٹر احتیاط کے ساتھ منتخب کر کے مریض کو استعمال کروائے تو بہت جلدی اس خطرناک بیماری سے نجات مل سکتی ہے۔ اگر مریض بھی ڈاکٹر کے ساتھ تعاون کرے اور تمام ادویات صحیح وقت پر لیں اور پرہیز کا خیال رکھے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے فضل و کرم سے۔ بہت جلد شفایاب ہو سکتا ہے۔

ہومیو پیتھی میں اس مرض کی موٹی موٹی ادویات۔ بمعہ علامات درج ذیل ہیں۔

1 ۔ آرجنٹم نائٹریکم:- مقام معدہ میں۔ بہت درد ہو اور بوقت شب درد کو قے آنے سے آرام ہو۔ پیٹ میں۔ بہت زیادہ ریاح جو بلند بانگ ڈکاروں کی شکل میں خارج ہوتی ہے۔

2 ۔ آرسینکم البم:- مقام معدہ میں جلن والی دردیں ہوتی ہیں۔ مریض ہر شے خوردہ کو قے کر چھوڑتا ہے۔ قے میں خون آتا ہو۔ زبان خشک اور سرخ ہو اور پیاس کی زیادتی ہو۔

3 ۔ کالی بائی کرومیکم:- معدہ میں شدید درد خصوصاً بوقت شب یا تھوڑی سی غذا کھانے کے بعد قے ہو جاتی ہے اور قے میں خون ملا ہوا آتا ہے۔

4 ۔ فاسفورس:- مقام معدہ میں پھاڑنے والی دردیں ہوتی ہوں۔ خونی قے نیز ہچکی کے ہمراہ خوردہ غذا کا پھر منہ میں واپس آنا۔ معدہ جلن ہوتی ہے۔

5 ۔ لیکیس:- معدہ کا السر اور جلن جیسے کوئلے جل رہے ہوں۔

6 ۔ پلسٹلا:- معدہ کا السر مریض چربی نہیں کھا سکتا۔ علامات تازہ ہوا میں کم ہوں۔

7 ۔ گریفائٹس:- یہ معدہ اور ڈیوڈینم کے السر کے لیئے ایک اہم دوا ہے۔ درد جو گرم غذاء مشروبات اور لیٹنے سے کم ہوں۔

8 ۔ میڈورنیم:- ڈیوڈینم کا السر جسمیں کھانے کے دو گھنٹے بعد درد شروع ہو۔ اور پیٹ میں ریاح

بکثرت ہو۔

9 ۔ یورینیم نائیٹریکم:۔ یہ Gastric اور Pyloric السر میں مفید ہے۔ قے جسکے ہمراہ میوکس اور خون ہو۔

10 ۔ تھوجا:۔ معدہ کا السر ان افراد میں جن میں بہت زیادہ Vaccination کی ہسٹری پائی جاتی ہے۔

11 ۔ مرک کار:۔ بڑی آنت کا السر۔ پاخانے میں خون۔

دیگر ادویات:۔ ایسٹک ایسڈ۔ نائٹرک ایسڈ۔ نیٹرم فاس۔ کریوزوٹ۔ اپی کاک۔ ہیما میلس۔ بلم بم وغیرہ

استفتاء مع الجواب

(کیا قیام تعظیمی اور تقبیل ید (ہاتھ چُومنا) جائز ہے؟) مفتی خلیل الرحمان نقشبندی

نمبر ۱:۔ علماء دین و مفتیان شرع متین حضرات اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں؟

زید کہتا ہے کہ کسی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز نہیں ہے؟ اور اس میں سخت گناہ ہے کیونکہ احادیث شریف میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو کسی کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے؟ نمبر ۲:۔ اور بعض لوگ جو کسی کے ہاتھوں کو چومتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ مہربانی فرما کر کتاب و سنت کی روشنی میں دونوں مسائل کی تسلی بخش مدلل وضاحت فرما کر مشکور فرماویں بینوا توجروا

سید فیاض علی شاہ سکنہ محمد زئی درہ زاک روڈ تحصیل و ضلع پشاور

الجواب

واضح ہو کہ علماء اہل سنت والجماعت کے نزدیک علماء کرام، سادات عظام، والدین، استاد، رئیس قوم کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا درست ہے اس سے محبت بڑھتی ہے دلوں کو تطییب و مسرت حاصل ہوتی ہے زید کا کہنا غلط ہے اور اس کی جہالت آشکارہ ہے رب ذوالجلال نے مومنین کو حکم فرمایا ہے (وتعزروہ و توقروہ) پارہ نمبر ۲۶ سورۃ الفتح القرآن

ترجمہ اے مومنو! تم ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تعظیم کرو۔ تفسیر جلالین صفحہ ۴۲۳

ظاہر ہے کہ کسی عالم وغیرہ کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا بھی تعظیم ہی ہے جس میں شرعاً کوئی خرابی نہیں چنانچہ آقائے دو جہان سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے خود صحابہ کرام کو تعظیم کے لئے کھڑے ہونے کا حکم فرمایا ہے اس بارے میں حدیث شریف وارد ہے جو مسلم شریف اور صحیح بخاری شریف میں موجود ہے اور علماء اہل سنت کی قوی دلیل ہے۔

حدیث شریف:۔ عن ابی سعید الخدریؓ قال لما نزلت بنوا قریظۃ علی حکم سعد ابن معاذ

بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہ و کان قریباً منہ فجاء علی حمار فلماد نامن المسجد قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم للانصار قوموا الی سید کم متفق علیہ صفحہ ۴۰۳ مشکواۃ شریف

ترجمہ:۔ روایت ہے ابو سعید خدری ؓ سے فرماتے ہیں جب بنی قریظہ حضرت سعد ؓ کے حکم سے اترنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا بھیجا اور وہ حضور علیہ السلام سے قریب ہی تھے چنانچہ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے تو جب مسجد کے قریب ہوئے تو حضور علیہ السلام نے تمام انصار سے فرمایا اٹھو جاو اپنے سردار کی طرف....

تشریح....اس فرمان عالی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انصار کو دو حکم دیئے نمبر ا حضرت سعد ؓ کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا نمبر ۲ ان کی آمد سے پہلے ان کے استقبال کے لئے کچھ آگے جانا بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اور استقبال جائز بلکہ سنت صحابہ ہیں بلکہ حضور پرنور علیہ السلام کی سنت قولی بھی ہے صفحہ ۳۰۷ جلد ۶ مراۃ المناجیح

امام غزالی فرماتے ہیں

القیام عند الدخول للداخل لم یکن من عادۃ العرب بل کان الصحابۃ لا یقومون لرسول اللہ صلی علیہ وسلم فی بعض الاحوال لماروا انس ؓ ولکن لم یثبت فیہ نہی عام والا نری بہ باساً۔

ترجمہ:۔ کسی آنے والے کی تعظیم کے لئے اس کے آتے وقت قیام کرنا عربوں کی عادت نہ تھی بلکہ بعض اوقات صحابہ کرام حضور علیہ السلام کے لئے بھی نہیں کھڑے ہوتے تھے جیسے کہ حضرت انس ؓ نے روایت کی ہے لیکن اس میں قیام کی کوئی عام ممانعت بھی نہیں ہے کیونکہ اس سے اکرام اور احترام مقصود ہوتا ہے اور اس سے قلب پاک ہوتا ہے اسی طرح تعظیم کے تمام طریقوں کی بھی عام ممانعت نہیں۔ ص ۱۰۷ جلد ۲ مجموعۃ الفتاوی

بعض منکرین حضرت انس ؓ کی روایت حسن کو ترمذی نے روایت کیا اور حضرت معاویہ ؓ کی روایت حسن کو ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا استدلال ممانعت پر پکڑتے ہیں اور حضرت انس ؓ کی روایت

کردہ حدیث یہ ہے

عن انسؓ قال لم یکن شخص احب الیھم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کانوا اذا راوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراھتہ لذلک رواہ الترمذی، صفحہ ۴۰۳ مشکواۃ شریف

ترجمہ۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں صحابہ کرام کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب کوئی نہ تھا اور تھے صحابہ کرام جب دیکھتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تو تعظیم کے لئے کوئی بھی نہ اٹھتا اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔

وضاحت۔ حاشیہ نمبر ۵ پر صفحہ ۴۰۳ مشکواۃ شریف میں بعبادت مرقاۃ اس حدیث شریف کی وضاحت یوں فرمائی ہے کہ عرب میں کسی کے لئے قیام تعظیمی کی عادت ہی نہ تھی اور صحابہ کرام جانتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تواضع و انکسار کو پسند فرماتے ہیں اور پھر یہ کہ تعظیم کے لئے کسی کے سامنے کھڑا رہنا یہ پسندیدہ عادات جبابرہ اور متکبرین میں سے ہے با ایں ہمہ حضور علیہ السلام کی عادات کریمہ میں سے ایک عادت یہ بھی تھی کہ آپ حضور کسی کو تکلیف دینا قطعاً ناپسند فرماتے تھے انتہی فافہم

حدیث شریف مروی از حضرت معاویہ

عن معاویۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یتمثل لہ الرجال قیاماً فلیتبوأ مصعدہ من النار رواہ الترمذی و ابو داؤد صفحہ ۴۰۳ مشکواۃ شریف

ترجمہ۔ روایت ہے حضرت معاویہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلیہ علیہ وسلم نے جسے یہ پسند ہو کہ لوگ اس کے لئے سروے قد کھڑے رہیں تو وہ اپنا ٹھکانا آگ سے بنائے صفہ ۳۷۲ جلد نمبر ۶ مراۃ المناجیح

وضاحت۔ اس حدیث کے حاشیہ نمبر دو پر یہ تشریح کی گئی ہے اس حدیث شریف نے ممانعت قیام کی تمام حدیثوں کی شرح کردی کہ جو کوئی اپنے لئے قیام تعظیمی کرانا چاہے اس کے لئے نہ کھڑے ہو یا اس طرح کھڑا ہونا ممنوع ہے کہ مخدوم بیٹھا ہوا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے ہوں اور یہ عمل

تکبر اور غرور کے لئے ہو تب سخت ممنوع ہے۔ عالم دین، حاکم عادل، استاذ، والدین کے سامنے کھڑا ہونا مستحب ہے (مرقاۃ) مرآۃ صفحہ ۳۸۲

نوٹ:۔ ان حدیثوں سے صاف ظاہر ہوا کہ قیام تعظیم کے لئے مطلقاً ممنوع نہیں ہے بلکہ وعید اس شخص کے بارے ہے جو قیام تعظیمی کو اپنے لئے پسند کرے

امام نووی اپنے رسالہ قیام میں تحریر فرماتے ہیں صفحہ ۲ پر

معناہ الصریح الظاہر الزجر والوعید الشدید لانسان یحب قیام الناس لہ ولیس فیہ نہی القیام لعینہ ولا یکرہ۔ انتہی

ترجمہ:۔ اور حدیث شریف کے صریح اور ظاہر معنیٰ زجر اور سخت وعید اس شخص کے حق میں ہیں جو چاہے کہ لوگ اس کی تعظیم کو کھڑے ہوں اور اس میں قیام کی نہی نہیں اور نہ قیام مکروہ ہے

اور قنیہ میں ہے۔ القیام لغیرہ لیس بمکروہ لعینہ انما المکروہ محبتہ القیام من الذی یقام لہ فان لم یحب القیام وقام لہ لا یکرہ القیام۔ بحوالہ مجموعتہ الفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۱۷۱

ترجمہ:۔ یعنی کسی کے لئے قیام مکروہ لعینہ نہیں ہے بلکہ جس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اگر وہ کھڑے ہونے کو دوست رکھے تو یہ مکروہ ہے اور اگر وہ اسے پسند نہ کرتا ہو اور لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوں تو اس میں کچھ کراہت نہیں ہے پس معلوم ہوا کہ جو قیام محبت اور التزام کے ساتھ ہو مکروہ ہے۔

حدیث شریف:۔ بیہقی۔ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس معنا یحدثنا فاذا قام قمنا حتی نراہ قد دخل بعض بیوت ازواجہ۔ صفحہ ۱۷۲ جلد ۲ مجموعتہ الفتاویٰ

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا ہے کہ حضور علیہ السلام ہمارے پاس بیٹھتے اور ہم سے حدیث بیان فرماتے پس جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے۔ یہاں تک کہ آپ کو ازواج مطہرات کے گھروں میں سے کسی گھر میں تشریف لے جاتے ہوئے دیکھ لیتے۔

وضاحت:۔ اس روایت سے صاف طور پر ثابت ہوا کہ اگر قیام تعظیمی مطلقاً ممنوع ہوتا تو ہرگز صحابہ

کرام ایسا نہ کرتے۔ حاشیہ طیبی میں امام نووی نے فرمایا

قال نووی القیام للقادم من اہل الفضل مستحب

ترجمہ:۔ یعنی اہل فضل میں سے کسی آنے والے کی تعظیم کو کھڑا ہونا مستحب ہے

اس کے علاوہ۔۔ قیام خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے

ابو داؤد، ترمذی اور نسائی نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے

قالت ما رایت احد اشبہ سمتا و لا ھدیا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاطمہ رضی اللہ فی قیامہا و قعودہا و کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا فقبلہا و اجلسہا فی مجلسہ

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمۃ الزھراؓ سے زائد کسی کو روش اور چال اور نشست و برخاست میں حضور علیہ السلام کے مشابہ نہیں پایا

جب وہ آپ کے پاس تشریف لاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے کھڑے ہو جاتے اور ان کا بوسہ لیتے اور ان کو اپنی بیٹھنے کی جگہ بٹھلاتے

الحاصل:۔ قیام سے محبت رکھنا یا اس کا التزام کرنا مثل التزام امور ضروریہ کے شرعاً ممنوع ہے لیکن آنے والے کے اکرام کے لئے قیام کرنا مطلقاً ممنوع نہیں ہے اور اس کی ممانعت میں کوئی حدیث شریف وارد نہیں بلکہ احادیث اس کی ثبوت پر دلالت کرتی ہیں اور یہی علماء محققین فقہاء کرام اور محدثین عظام کا مذہب ہے۔ صفحہ ۱۷۲ جلد ۲ مجموعۃ الفتاویٰ

زید کا کہنا کہ کسی کے ہاتھوں کو چومنا جائز نہیں بالکل غلط اور بے اصل بات ہے اور اس کا یہ قول اس کی جہالت پر بین دلیل ہے اللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

سوال نمبر ۲:۔ اس بارے میں چند احادیث پیش ہیں

حدیث نمبر ۱:۔ وعن ذارع و کان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینۃ فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رجلہ رواہ ابو داؤد صفحہ ۴۰۲ مشکوٰۃ شریف

ترجمہ:۔ حضرت زارعؓ سے مروی ہے اور یہ وفد عبد القیس میں شامل تھے فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ

منورہ آئے تو اپنی سواریوں سے اترنے میں جلدی کرنے لگے پس ہم حضور علیہ السلام کے ہاتھوں پاؤں چومتے تھے۔

حدیث نمبر ۲:- عن عائشۃؓ قالت قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان ابن مظعون وھو میت

مشکواۃ شریف۔ بحوالہ جاء الحق صفحہ ۳۶۸

ترجمہ:- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان ابن مظعون کو چوما حالانکہ وہ فوت ہو چکے تھے۔

حدیث نمبر ۳:- کان ابن عمر رضی اللہ عنہ یضع یدہ علی المنبر الذی یجلس علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الخطبۃ ثم یضعھا علی وجہہ شفاء شریف۔ جاء الحق جلد ا صفحہ ۳۶۹

ترجمہ:- جس منبر پر حضور علیہ السلام خطبہ فرماتے تھے اس پر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنا ہاتھ لگا کر منہ پر رکھتے تھے شرح بخاری لابن حجر پارہ ششم صفحہ ۱۵ میں ہے ارکان کعبہ کے چومنے سے بعض علماء کرام نے بزرگان دین وغیرہم کے تبرکات کا چومنا ثابت کیا ہے۔

نقل عن الامام الاحمد انہ سئل عن تقبیل منبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم و تقبیل قبر الشریف فقال لم یر بہ باساً

ترجمہ:- حضرت امام احمد بن حنبل سے کسی نے پوچھا کہ حضور علیہ السلام کا منبر یا روضہ شریف چومنا کیسا ہے تو انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ صفحہ ۳۶۹ ج ا جاء الحق و نقل عن ابن ابی الصنف الیمانی احد علماء مکۃ من الشافعیۃ جواز تقبیل المصحف و اجزاء الحدیث و قبور الصالحین ملخصاً صفحہ ۳۶۹ ج ا جاء الحق

ترجمہ:- اور ابن ابی الصنف یمانی سے جو کہ مکہ شریف کے علماء کرام شافعیہ میں سے ہیں منقول ہے کہ قرآن کریم اور حدیث شریف کے اوراق اور بزرگان دین کی قبریں چومنا جائز ہیں۔

وضاحت:- ان احادیث اور محدثین و علماء کرام کی عبارات سے روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ بزرگان دین علماء کرام و اولیاء عظام کے ہاتھ پاؤں چومنا اور ان کے لباس، نعلین، بال غرضیکہ

سارے تبرکات اسی طرح کعبہ مکرمہ، قرآن کریم، کتب احادیث کے اوراق کا چومنا جائز اور باعث خیر و برکت ہے بلکہ بزرگان دین کے بال و لباس و جمیع تبرکات کی تعظیم کرنا ان سے لڑائی وغیرہ مصائب میں استمداد طلب کرنا اللہ تعالیٰ سے قرآن کریم سے ثابت ہے

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

و قال لهم نبيهم ان آية ملكه ان ياتيكم التابوت فيه سيكنته من ربكم و بقيته مما ترك آل موسیٰ و آل هارون تحمله الملائكته الآيته صفحه ۵ بقره ۲ القرآن

ترجمہ۔ بنی اسرائیل سے ان کے نبی نے فرمایا کہ طالوت کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک تابوت آویگا جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کو چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے ترکہ کی۔ اٹھاتے ہوں گے اس کو فرشتے۔

اس آیت شریف کی تفسیر میں تفسیر خازن تفسیر روح البیان وغیرہ نے لکھا ہے کہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا صندوق تھا جس میں انبیاء علیہم السلام کی تصاویر (یہ تصاویر کسی انسان نے نہ بنائی تھیں بلکہ قدرتی تھیں) ان کے مکانات شریف کے نقشے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور ان کے کپڑے اور آپ کی نعلین شریف اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا اور ان کا عمامہ وغیرہ چیزیں تھیں بنی اسرائیل جب دشمن سے جنگ کرتے تو ان چیزوں سے توسل کرتے اور برکت کے لئے ان چیزوں کو سامنے رکھتے تھے۔

پس اچھی طرح ثابت ہوا کہ بزرگان دین کے تبرکات سے استمداد حاصل کرنا اللہ تعالیٰ سے اور ان کی عظمت کرنا یہ سب امور جائز بلکہ سنت انبیاء ہے تفصیل کے لئے جاء الحق ج ۱ صفحہ ۳۷۰ دیکھیں

عالمگیری میں ہے ان قبل ید عالم او سلطان عادل بعلمه و عدله لا باٴس به کتاب الکراہت عالم گیری

ترجمہ۔ اگر عالم یا عادل بادشاہ کے ہاتھ چومے ان کی علم و عدل کی وجہ سے تو کوئی حرج نہیں

اور اسی میں ہے لا باس بتقبیل قبر والدیه کذافی الغرائب، باب زیارۃ القبور عالمگیری

ترجمہ۔ اپنے ماں باپ کی قبریں چومنے میں حرج نہیں ہے

در مختار کتاب الکراہت جلد ۵ میں ہے

لا باس بتقبیل ید العالم و سلطان العادل

ترجمہ۔ عالم اور عادل بادشاہ کے ہاتھ چومنے میں کوئی حرج نہیں

اور شامی نے حاکم کی ایک حدیث شریف نقل کی ہے جس کے آخر میں ہے

قال ثم اذن لہ فقبل راسہ و رجلیہ و قال علیہ السلام لو کنت امر أحدا ان یسجد لاحد لامرت المراۃ ان تسجد لزوجہا۔ قال اسنادہ صحیح۔ جاء الحق ج ۱ صفحہ ۳۷۲

ترجمہ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شخص کو اجازت دی اس نے آپ کے سر اور پاؤں مبارک کو چوما اور حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر ہم کسی کو سجدے کا حکم دیتے تو عورت کو حکم دیتے کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ انتہی۔ بحوالہ جاء الحق ج ۱ صفحہ ۳۷۲

صحیح مسلم شریف کے مصنف کے بارے میں لکھا ہے

و مصنف صحیح مسلم شریف ہر گاہ نزد امام بخاری می آمد میگفت یا طیب الحدیث یا استاذ الاستاذین یا سید المحدثین۔ بگزار مرا تابوسہ زنم دو پائے ترا صفحہ ۱۵۹ باب ۷ مذاکرہ امام بخاری سیف المقلدین علی اعناق المنکرین

ترجمہ۔ مصنف مسلم شریف جب بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آتے تو ان سے فرماتے اے استادوں کے استاد اے محدثین کے سردار مجھے چھوڑ دو کہ میں آپ کے دونوں پاؤں کو چوموں انتہی

فتاویٰ براھنہ میں ہے

وباک نیست بہ تقبیل گور والدین اما طواف گور صالح سہ بار رواست کمافی المطالب و گل وریحان بر گور نہادن اولی است کہ تا تر است تسبیح میگونید۔ صفحہ ۳۶۴ جلد نمبر ۱ فتاویٰ براھنہ

ترجمہ۔ اور والدین کی قبروں کو چومنے میں حرج نہیں اور بزرگان دین کے مزار کے گرد تین بار گھومنے میں بھی حرج نہیں اور تر سبز پھول پتے قبر کے اوپر رکھنا اچھا ہے کہ جب تک وہ تر رہیں گے تسبیح پڑھتے رہیں گے جسے میت کو فائدہ پہنچتا ہے یہ ہے مسلک اہل سنت والجماعت علماء کرام کا ان تمام

دلائل و حوالہ جات کے بعد بھی اگر کوئی انکار کرے تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت فرمائے آمین

ختم شد

(بقیہ: شذرہ)

شعبوں کے با اختیار حضرات اور خصوصاً عملہ صفائی کو ہدایت فرمائیں کہ صرف حقوق ہی نہیں ہوتے فرائض بھی ہوتے ہیں جنہیں ادا کرنے میں غفلت اور وقت گذاری کا مظاہرہ نہیں کیا جانا چاہیئے۔

(بقیہ: تفسیر القرآن الحسنیّہ)

نے نافرمانیاں کیں اور انہیں سزائیں دی گئیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی ان کی دیکھا دیکھی انہی کے نقش قدم پر نہ چل نکلو اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی نہ کر بیٹھو اس آیۂ کریمہ کی مزید تفصیل کے لئے اسی سورۂ مبارکہ کی آیت نمبر ۶۳ کی تفسیر توجہ سے مطالعہ فرمائیں!

(جاری ہے)